حضرت مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کے نام

(''قافلۂ حدیث'' شائع ہوئی تو حضرت بھٹی صاحب نے اس کا ایک نسخہ بذریعہ ڈاک راقم کو ارسال فرمایا، ان دنوں راقم علالت کی زد میں تھا۔ اس کتاب کے مطالعے نے طبیعت کو باغ و بہار کر دیا۔ درج ذیل اشعار انہی احساسات کے آئینہ دار ہیں، جو ان کے رشحاتِ قلم کی تعظیم کے لیے موزوں ہوئے تھے۔ (سعید)

بھیجی کتاب حضرتِ اسحاق نے مجھے — محسوس یوں ہوا کہ خزانے سے کم نہیں
میں نے پڑھا اسے تو بہت حوصلہ ہوا — عرصے سے میں علیل ہوں اپنے میں دم نہیں
کس سطر پر نہیں ہیں تبسم کے گل کھلے — ہاں! کس ورق پہ آج مری آنکھیں نم نہیں
اس کاروانِ صدق و صفا کا پتا ملا — عظمت میں جس کی گرد ستاروں سے کم نہیں
جمشید سے زیادہ ہوا میں جہان بین — کہنے کو یہ کتاب ہے اک، جامِ جم نہیں
آہ و فغاں میں آپ کا میں بھی ہوں ہم نوا — میری فغاں میں آپ کا سا زیر و بم نہیں
اب کچھ امید ہے کہ یہ بھی ہو سلیقہ مند — واقف جنون و سوز سے میرا قلم نہیں
کرنا پڑے گا آپ کے کوچے کا اب طواف — کہتا ہے کون آپ ادب کا حرم نہیں
اسلوبِ دل نواز ادب کو عطا ہوا — کیا ہے اگر یہ خامۂ معجز رقم نہیں؟
دعویٰ ہے ہر کسی کو وہ مجنوں سے ہے سَوا — چاہے وہ سوئے دشت چلا دو قدم نہیں

نفرت ہے سوزِ غم سے مری قوم کو بہت
اس کے سوا سعیدؔ مجھے کوئی غم نہیں

محمد سعید، وساوے والہ